علم اسلام کی زندگی ہے

مرتب

حضرت مولانا الحاج سید محمد امین القادری
نگراں سنّی دعوت اسلامی مالیگاؤں



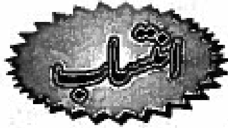
شائع کردہ سنّی دعوت اسلامی شعبۂ مدارس مالیگاؤں

نام کتاب : علم اسلام کی زندگی ہے
مرتب : حضرت مولانا الحاج سید محمد امین القادری
نگراں سنی دعوت اسلامی مالیگاؤں
سن اشاعت : جولائی ۲۰۱۰ء
صفحات : ۲۰
تعداد : ۴۰۰۰
طباعت : نورانی آفسیٹ پریس
اسلامپورہ، مالیگاؤں 9372436080
کمپوزنگ : نورانی گرافکس 9273766047

شائع کردہ
سنی دعوت اسلامی شعبۂ مدارس، مالیگاؤں



الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم



کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

ٹھیک ہو نامِ رضا تم پر کروڑوں درود

میں اپنی اس حقیری کوشش کو دنیائے سنیت کی اس عظیم ہستی کے نام سے منسوب کرتا ہوں جسے دنیا عطائے حضور مفتی اعظم داعی کبیر حضرت علامہ مولانا **حافظ وقاری الحاج محمد شاکر علی نوری صاحب** کے نام سے جانتی ہے۔ جن کی کوششوں کے فیضان نے مجھ جیسے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں نوجوانوں کو عشق رسول ﷺ میں تڑپنے کا جذبہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں عمر خضر عطا فرمائے اور ان کا سایۂ عاطفت دنیائے سنیت پر دراز سے دراز تر فرمائے۔ آمین

گر قبول افتد زہے عز و شرف

سگِ بارگاہ غوثیہ

فقیر سید محمد امین القادری

نگراں سنی دعوت اسلامی مالیگاؤں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم○

امابعد!

علم ایک عظیم نعمت ہے جس کے مل جانے کے بعد انسان کو اللہ رب العزت کا قرب مل جاتا ہے انسان میں اچھے برے میں تمیز کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے بڑی سے بڑی مشکلیں علم کی وجہ سے آسان ہوتی نظر آتی ہیں اور علم نہ ہونے کی وجہ سے انسان چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھنوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی لئے ہمارے آقا عالم ملکان ومایکون ﷺ نے ارشاد فرمایا العلم نورٌ (علم نور ہے) ظاہری بات ہے جب اندھیرا ہوگا۔ تو راستے کی اچھائیاں اور برائیاں ایک دوسرے کی پہچان اپنے اور بیگانے میں فرق محسوس نہیں ہو سکے گا اور جب اجالا ہوگا تو انسان راستوں کے خطرات سے بھی واقف ہوگا۔ اپنے اور بیگانے میں فرق بھی کرے گا۔ دوست اور دشمن کو بھی پہچانے گا۔ بلا تمثیل جہالت تاریکی ہے۔ اندھیرا ہے۔ جب انسان جہالت کی تاریکی میں ہوتا ہے تو اسے اس بات کی خبر تک نہیں ہوتی کہ جس راہ پر وہ چل رہا ہے وہ راستہ انعام یافتہ بندوں کا راستہ ہے یا جو عتاب کا شکار ہوئے ہیں ان کی راہ ہے۔ والدین کے حقوق کیا ہیں؟ بھائیوں کے پڑوسیوں کے اولاد کے حقوق کیا ہیں اس سے یکسر بے خبری کی بنیاد پر انسان مسلسل حق تلفیوں کا شکار ہو کر اللہ تبارک تعالیٰ کے عتاب کو اور عذاب کو دعوت دیتا ہے۔

اگر انسان کو علم کا نور حاصل ہو جائے تو صراط مستقیم کا تعین بھی آسان ہو جائے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا جذبہ بھی دل میں پیدا ہو جائے کیونکہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا جذبہ خوفِ خدا کی بنیاد پر دلوں سے جنم لیتا ہے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈرنے والے اس کے بندوں میں وہی لوگ ہیں جو اہلِ علم ہیں۔ علم کی برکت سے قوم مسلم کھوئے ہوئے وقار کو دوبارہ حاصل کر سکتی ہے۔ اس لئے کہ کل بھی ہمیں عزت زیورِ علم کی بنیاد پر ملی تھی اور آج بھی عزت پانا ہے تو علم کی طرف توجہ دینا بے پناہ ضروری ہے۔

اگر ہم ماضی میں جھانک کر دیکھیں تو ہمیں پتہ چلے گا انسان کی عظمت کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے علم کے حوالے سے ظاہر فرمایا جس وقت فرشتوں نے انسان کی پیدائش پر تسبیح وتقدیس کا ذکر کیا تھا۔ اس وقت انی اعلم مالا تعلمون فرما کر فرشتوں کو چپ کرا دیا گیا۔ اور پھر جب اللہ تعالیٰ حضرت انسان کو بشکل آدم علیٰ نبینا وآلہ السلام پیدا فرمایا تو جناب آدم علیہ السلام کو علم الاسماء عطا فرمایا مفسرین فرماتے ہیں کہ ابتدائے دنیا سے قیامت تک جتنی چیزیں پیدا ہونے والی تھیں سب کا علم اللہ نے جناب آدم کو عطا فرمایا اور پھر فرشتوں کے سامنے اشیاء پیش کی گئیں اور ان کے نام کے حوالے سے سوال کیا گیا فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی اور عاجزی کا اظہار کر کے خاموش ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے جناب آدم علیہ السلام پر اشیاء پیش فرمائیں جناب آدم علیہ السلام نے اشیاء کے نام بھی بتائے اور استعمال بھی بتایا فرشتے جناب آدم علیہ السلام کے اس انداز سے حیران رہ گئے اور جناب آدم کے سامنے حکم رب سے سجدہ کیا پتہ چلا کہ انسان کے سامنے فرشتوں نے سجدہ کیا اس کی بہت ساری

وجوہات ہیں ایک جناب آدم علیہ السلام کا علم بھی تھا اسی لئے علمائے اسلام فرماتے ہیں کل عزت ملی تھی علم کے ذریعے اور آج بھی عزت مل سکتی ہے علم سے تو مسلمانوں کو علم کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جب علم سے قرب خدا ملتا ہے تو وہ کون سی شئے ہے جو علم کی برکت سے نہ مل سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ پاک نے جناب سلیمان علیہ السلام سے فرمایا تھا علم چاہئے یا سلطنت۔ آپ نے فرمایا علم اور علم کی برکت سے اللہ پاک نے آپ کو سلطنت بھی عطا فرمادی اسی لیے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی شمع کو روشن کیا اور وہ قوم جو نمک اور کافور میں فرق کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی تھی انہیں مٹی سے کیمیاء بنانے والا بنایا آسمان ہدایت پر چمکتا دمکتا ستارہ بنایا۔

مشکوٰۃ نبوت کے علوم ہی کا فیض تھا کہ خود فراموشی، خدا شناس بن گئی، لاقانونیت کی زندگی گذارنے والے قانون خدا اور رسول ﷺ کے پابند ہو گئے۔ علاقے، قبیلے، حسب ونسب، طبقے اور برادری میں بٹے ہوئے لوگ اِنَّمَا الْمُومِنُونَ اِخْوۃ کے دھاگے میں پرو کر میں کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کی عملی تفسیر بن گئے۔

تو آیئے جس علم دین نے زمانے میں اپنی رعنائیاں لکھ کر انقلاب عظیم پیدا کیا اسی علم دین کے طالب بن کر زندگی گذارنے کا عہد کریں اور اپنی ذات سے جتنا ہو سکے علم کو پھیلانے کیلئے کوشاں رہیں۔ حضور امیر سنی دعوت اسلامی داعی کبیر عطائے حضور مفتی اعظم علامہ شاکر علی نوری صاحب کی سرپرستی میں سنی دعوت اسلامی کا یہی مشن ہے کہ زمانے سے جہالت کا خاتمہ کرکے علم کا نور پھیلاؤ اسی لیے جگہ جگہ مدارس، اسکولوں اور کالجوں کا قیام عمل میں آرہا ہے۔ شہر

وجوہات ہیں ایک جناب آدم علیہ السلام کا علم بھی تھا اسی لئے علمائے اسلام فرماتے ہیں کل عزت ملی تھی علم کے ذریعے اور آج بھی عزت مل سکتی ہے علم سے تو مسلمانوں کو علم کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جب علم سے قرب خدا ملتا ہے تو وہ کون سی شئے ہے جو علم کی برکت سے نہ مل سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ پاک نے جناب سلیمان علیہ السلام سے فرمایا تھا علم چاہئے یا سلطنت۔ آپ نے فرمایا علم اور علم کی برکت سے اللہ پاک نے آپ کو سلطنت بھی عطا فرمادی اسی لیے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی شمع کو روشن کیا اور وہ قوم جو نمک اور کافور میں فرق کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی تھی انہیں مٹی سے کیمیاء بنانے والا بنایا آسمان ہدایت پر چمکتا دمکتا ستارہ بنایا۔

مشکوٰۃ نبوت کے علوم ہی کا فیض تھا کہ خودفراموشی، خداشناس بن گئی، لاقانونیت کی زندگی گذارنے والے قانون خدا ورسول ﷺ کے پابند ہوگئے۔ علاقے، قبیلے، حسب ونسب، طبقے اور برادری میں بٹے ہوئے لوگ اِنَّمَا الْمُومنونَ اِخْوۃ کے دھاگے میں پروکر میں کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کی عملی تفسیر بن گئے۔

تو آئیے جس علم دین نے زمانے میں اپنی رعنائیاں لکھ کر انقلاب عظیم پیدا کیا اسی علم دین کے طالب بن کر زندگی گذارنے کا عہد کریں اور اپنی ذات سے جتنا ہو سکے علم کو پھیلانے کیلئے کوشاں رہیں۔ حضور امیر سنی دعوت اسلامی داعی کبیر عطائے حضور مفتی اعظم علامہ شاکر علی نوری صاحب کی سرپرستی میں سنی دعوت اسلامی کا یہی مشن ہے کہ زمانے سے جہالت کا خاتمہ کر کے علم کا نور پھیلاؤ اسی لیے جگہ جگہ مدارس، اسکولوں اور کالجوں کا قیام عمل میں آرہا ہے۔ شہر

مالیگاؤں میں سنی دعوت اسلامی نے تقریباً پچاس مدارس ناظرہ، تجوید وقرأت، شعبۂ حفظ قرآن کے حوالے سے قائم کیا ہے تاکہ قوم کے بچے علم دین سیکھ کر جہالت کی تاریکی سے نجات حاصل کریں اور ضروری علم کے ساتھ عشق رسول ﷺ بھی دلوں میں پیدا ہونا بے پناہ ضروری ہے۔ اس لیے اگر علم کے ساتھ حمیت رسول ﷺ نہ ہوتو وہ علم گمراہ کردیتا ہے اور علم کے ساتھ عشق رسول ﷺ کا جذبہ ہوتو یہی علم دنیا میں عزت کا اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسی لئے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

علم انسان کو انسان بنادیتا ہے
علم بے مایہ کو سلطان بنادیتا ہے
علم اللہ جسے دے اسے ایمان بھی دے
ورنہ یہ وہ ہے جو شیطان بنادیتا ہے

میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے دیوانو! آیئے دل میں علم کا مزید شوق پیدا کرنے کیلئے اور علم کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے کچھ مفید باتیں ملاحظہ فرمائیں تاکہ حصول علم کا جذبہ صادق پیدا ہوجائے۔

انعام خداوندی

معلم انسانیت عالم ماکان وما یکون حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَن یرد اللہ بہٖ خَیرا یفقهه فی الدین یعنی اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے۔ اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔

[بخاری مسلم ومشکوٰۃ]

شارحین حدیث اس حدیث مبارکہ کے ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں کہ آخرت میں لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔لوگ نہیں جانتے نہ یقین کے ساتھ کچھ کہہ سکتے ہیں مگر علماء ربانیین کہ اللہ نے ان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمالیا اس لئے کہ انہیں دین کی سمجھ ملی۔اور اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔اسی لئے اگر کسی کو دنیا میں جنتی دیکھنا ہوتو وہ عالمِ دین کو دیکھے کہ عالم باعمل کو دیکھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ہے۔

اسلام کی زندگی

حبر الامۃ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے محبوب دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''العلم حیوٰۃ الاسلام وعماد الدین ''۔[کنز الاعمال]

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی روشنی میں یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ اسلام کو اگر زندہ رکھنا ہوتو علم کا حاصل کرنا بے پناہ ضروری ہے۔نفلی عبادتوں سے ہم زاہد تو بن سکتے ہیں مگر اسلام کو غالب نہیں کرسکتے۔

مصطفٰے جانِ رحمت ﷺ اسلام کی زندگی علم کو قرار دے رہے ہیں مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم علم سے کوسوں دور ہوتے جارہے ہیں۔اگر ہم اسلام کو تحفظ فراہم کرنا چاہتے ہیں تو ہماری ذمہ داری ہے کہ خود بھی علم دین سیکھیں اور دوسروں کو بھی علم دین سے روشناس کرائیں۔

علم عبادت سے بہتر ہے

حضرت سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''علم عبادت سے بہتر ہے'' اسی طرح حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بہترین عبادت علم کا حاصل کرنا ہے۔'' [کنز الاعمال، جلد اول]

اس لئے کہ عبادت سے عابد کو فائدہ پہنچتا ہے اور علم سے بندگانِ خدا کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ''علم عبادت سے بہتر ہے'' سے مراد نفل کاموں میں معروف رہنے سے بہتر ہے کہ علم حاصل کرنے میں لگا رہے۔ اس لئے کہ علم کے سبب سے انسان کو اللہ کا خوف، حلال وحرام کی تمیز پیدا ہوتی ہے۔ جو عبادت کی حفاظت کا سبب ہے۔

اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا علم کی زیادتی عبادت کی زیادتی سے بہتر ہے اور دین کی اصل پرہیزگاری ہے۔ [مشکوٰۃ ص ۳۶]

شب بیداری سے بہتر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تدارس العلم ساعةً من الليل خيرٌ مِّنْ اِحْيَائِهَا''

ایک گھڑی علم حاصل کرنا پوری رات جاگنے سے بہتر ہے۔ [مشکوٰۃ ص ۳۶]

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کا

مطلب یہ ہے کہ ایک ساعت آپس میں علم کی تکرار کرنا، استاد سے پڑھنا، شاگرد کو پڑھانا، کتاب تصنیف کرنا، یا ان کا مطالعہ کرنا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، جلد اول ص۲۵۱)

علم والا نہیں مرتا

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو علم سے زندہ ہوگا وہ کبھی نہیں مرے گا۔ آج لاکھوں علماء اور دانشوران قوم اس دنیا سے چلے گئے صدیاں گذر گئیں لیکن ان کی کتابیں آج بھی موجود ہیں جن سے ایک عالم فیض حاصل کرتا ہے اور اپنی پیاس کو بجھا کر خراج عقیدت پیش کرتا ہے جس طرح ان کی کتابیں باقی ہیں ویسے ہی ان کا نام بھی باقی ہے۔ یقیناً صادق الوعد الامین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا جو علم سے زندہ ہوگا وہ کبھی نہیں مرے گا۔

سب سے بڑی دولت

حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا علم حاصل کرو اگر تمہارے لئے مال بھی ہوگا تو علم تمہارے لئے خوبصورت ہوگا اور اگر تمہارے لئے مال نہیں ہوگا تو علم ہی تمہارے لئے مال ہوگا۔(تفسیر کبیر)

علم سب سے بہترین سرمایہ ہے ہم نے دنیا میں صاحب علم کو سب سے زیادہ عزت والا پایا اس لئے صاحب علم کا ہر کوئی محتاج ہے اگر علم کے ساتھ مال بھی ہو تو بہتر ہے ورنہ علم ہی سب سے قیمتی مال ہے اللہ علم نافع کی دولت اور رزق حلال میں وسعت عطا فرمائے۔

انبیاء کے ساتھ جنت میں

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دینی مسئلہ کہ مسلمان اس کو سیکھے ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد یا غلام کے آزاد کرنے سے بہتر ہے اور بیشک طالب علم اور وہ عورت جو اپنے شوہر کی فرمانبردار ہے اور وہ لڑکا جو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتا ہے یہ سب انبیاء کرام کے ساتھ بے حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ (کنز العمال)

نوسوننانوے (999) رحمتیں

نبی کریم ارواحنا فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب روز نوسوننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ علماء اور طلباء پر نازل فرماتا ہے۔ اور باقی لوگوں پر ایک رحمت، علوم دینیہ کے حصول میں جسے موت نے آلیا اس کے اور انبیاء کے درمیان درجۂ نبوت کے علاوہ کوئی چیز حائل نہیں ہوگی۔ طالبانِ علوم دینیہ اور علماء پر اللہ عزوجل کی کرم نوازی کی بارشیں تو دیکھو کہ سب پر ایک رحمت اور طالب علم اور علماء پر ۹۹۹ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ لہٰذا طلباء اور علماء کی صحبت اختیار کرو انشاءاللہ ان کے طفیل کچھ رحمتیں ہم پر بھی برس جائیں گی۔ پروردگار ہم سب کو علماء باعمل کی صحبت سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ (نزھۃ المجالس)

افضل دولت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مال سے علم سات وجوہ سے افضل ہے۔

۱) علم انبیاء علیہم السلام کی میراث ہے اور مال فرعون کی میراث ہے۔

۲) علم خرچ کرنے سے نہیں گھٹتا اور مال گھٹتا ہے۔

۳) مال حفاظت کا محتاج ہوتا ہے اور علم عالم کی حفاظت کرتا ہے۔

۴) جب آدمی مرجاتا ہے اس کا مال دنیا میں باقی رہتا ہے اور علم اس کے ساتھ قبر میں جاتا ہے۔

۵) مال، مومن اور کافر دونوں کو حاصل ہوتا ہے اور علم دین صرف مومن کو حاصل ہوتا ہے۔

۶) سب لوگ اپنے دینی معاملے میں عالم کے محتاج ہیں اور مالدار کے محتاج نہیں۔

۷) علم سے پل صراط پر گزرنے میں قوت حاصل ہوگی اور مال اس میں رکاوٹ پیدا کرے گا۔

مولائے کائنات رضی اللہ عنہ نے علم کی فضیلت نہایت ہی عمدہ اور آسان مثالوں کے ذریعے بتادی کیا اب اس کے بعد بھی کوئی علم حاصل کرنے میں سستی کرسکتا ہے آج ہم اپنی عقل سے عزت کو حاصل کرنے نکل پڑے ہیں اور پھر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم سے زیادہ کوئی عقل مند نہیں کیا آج لوگ نہیں کہتے جس کے پاس مال نہیں تو کچھ نہیں میں کہتا ہوں مال ضروری ہے لیکن وہ علم سے بہتر نہیں اور کیوں بہتر نہیں وہ آپ ملاحظہ کرچکے ہیں مولائے کائنات رضی اللہ عنہ سے بہتر فائدہ مند چیز کے بارے میں کون بتا سکتا ہے لہٰذا اپنی عقل کو درست کرلو اور علم کو فوقیت دینے کی کوشش کرو اللہ عزوجل ہم سب کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صدقے طفیل علم نافع کی دولت عطا فرمائے۔ (تفسیر کبیر)

جانکنی کے وقت علم حاصل کرنے کی تلقین

حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی سے گفتگو فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ یہ شخص جو آپ سے بات کر رہا ہے اس کی عمر صرف ایک ساعت اور باقی رہ گئی ہے اور وہ عصر کا وقت تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کو اس بات سے آگاہ فرمایا کہ وہ بے قرار ہو گئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو اس وقت میرے لئے زیادہ مناسب ہو حضور نے فرمایا علم حاصل کرنے میں مشغول ہو جاؤ وہ علم حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے اور مغرب سے پہلے انتقال کر گئے راوی نے کہا کہ اگر علم سے افضل اور کوئی چیز ہوتی تو اس وقت میں اس کے کرنے کا حکم فرماتے۔ (تفسیر کبیر)

فرامین محدث دہلوی

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں علم سے مراد وہ علم ہے جس کی مسلمانوں کو وقت پر ضرورت پڑے مثلاً

☆ جب اسلام میں داخل ہوا تو اس پر خدائے تعالیٰ کی ذات وصفات کو پہچاننا اور سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو جاننا واجب ہو گیا۔ اور یہ اس چیز کا علم ضروری ہو گیا جس کے بغیر ایمان صحیح نہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی علمی تڑپ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ بنی اسرائیل میں بڑا فصیح و بلیغ وعظ فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ اس وقت میں بہت بڑا عالم ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ فرمانا خدا کو نہ بھایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے موسیٰ تم سے زیادہ بڑا عالم میرا بندہ خضر ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر سے ملاقات کا شوق ظاہر کیا اور خدا سے اجازت لے کر حضرت خضر کو ملنے کے لئے روانہ ہو گئے خدا نے مدد فرمائی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کو پالیا اور ان سے کہا میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کے علم سے میں بھی کچھ مستفید ہوں۔ حضرت خضر نے جواب دیا آپ میرے ساتھ رہ کر کئی ایسی باتیں دیکھیں گے کہ آپ ان پر صبر نہ کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا نہیں۔ میں صبر کروں گا۔ آپ مجھے اپنے ساتھ رہنے دیجئے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا تو پھر میں چاہے جو کچھ کروں آپ میری کسی بات میں دخل نہ دیں۔ فرمایا منظور ہے اور آپ ساتھ رہنے لگے۔ ایک روز دونوں چلے اور کشتی پر سوار ہوئے۔ کشتی والے نے حضرت خضر کو پہچان کر مفت میں بٹھا دیا۔ مگر حضرت خضر علیہ السلام نے اس کی کشتی کو ایک جانب سے توڑ دیا اور عیب دار کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ بات دیکھ کر بول اٹھے جناب یہ آپ نے کیا کیا کہ ایک غریب شخص کی جس نے بٹھایا بھی ہمیں مفت میں آپ نے کشتی توڑ دی۔ حضرت خضر علیہ السلام بولے موسیٰ میں نے کہا تھا کہ آپ سے صبر نہ ہو سکے گا۔ اور میری باتوں میں آپ دخل دیئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہ مجھ سے بھول ہو گئی ہے آئندہ محتاط رہوں گا۔ پھر

چلے تو راستے میں ایک لڑکا ملا۔ حضرت خضر نے اس لڑکے کو قتل کر ڈالا۔ حضرت موسیٰ پھر بول اٹھے اے خضر یہ تم نے کیا کیا۔ اس بچے کو مار ڈالا خضر بولے موسیٰ آپ پھر بولے جایئے۔ میرا اور آپ کا ساتھ مشکل ہوگا۔ حضرت موسیٰ فرمانے لگے۔ ایک بار اور موقع دیجئے اب اگر بولا تو مجھے الگ کر دینا چنانچہ پھر چلے تو ایک ایسے گاؤں میں پہنچے جس گاؤں کے باشندوں نے موسیٰ وخضر علیہم السلام کو کھانے کو بھی نہ پوچھا بلکہ انھوں نے کھانا طلب فرمایا تو انھوں نے انکار کر دیا۔ اس گاؤں میں ایک شکستہ مکان کی دیوار گرنے والی تھی حضرت خضر علیہ السلام نے اس دیوار کو اپنے ہاتھ سے سیدھا کر کے مضبوطی سے قائم کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ یہ گاؤں والے تو اتنے بخیل ہیں کہ کھانا تک دینے کو تیار نہیں اور یہ خضر اس قدر شفقت پر اتر آئے ہیں کہ ان کی گرنے والی دیواریں قائم کرنے لگے ہیں یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ پھر بول اٹھے کہ اے خضر اگر آپ چاہیں تو اس دیوار کو کھڑا کر دینے کی آپ ان سے اجرت بھی لے سکتے تھے۔ مگر آپ نے تو مفت کام کر دیا۔ حضرت خضر علیہ السلام بولے موسیٰ بس اب میری اور آپ کی جدائی ہے لیکن جدا ہونے سے پہلے ان باتوں کی حکمت بھی سنتے جایئے وہ جو میں نے کشتی کو تھوڑا سا توڑ دیا تھا اس میں حکمت یہ تھی کہ دریا کے دوسرے کنارے ایک ظالم بادشاہ تھا جو ہر ثابت کشتی زبردستی چھین لیتا تھا۔ مگر جس کشتی میں کوئی عیب ہوتا اسے نہیں چھینتا تھا کشتی والے کو اس بات کا علم نہ تھا میں اگر کشتی کا کچھ حصہ نہ توڑتا تو اس غریب کی ساری کشتی چھن جاتی اور وہ لڑکا جو میں نے مار ڈالا اس کی حکمت یہ تھی کہ اس کے ماں باپ مسلمان تھے اور یہ لڑکا ئیں ڈرا کہ بڑا ہو کر کافر نکلے گا۔ اور اس کے ماں باپ بھی اس کی محبت میں دین سے پھر جائیں گے تو میں نے ارادہ کر لیا کہ اس کے ماں باپ کو اللہ اس سے بہتر لڑکا دے۔ اور اسے میں نے مار ڈالا تا کہ اس کے ماں باپ اس

فتنے سے محفوظ رہیں۔ اور جو میں نے گاؤں میں گرنے والی دیوار کو سیدھا کر دیا اس کی حکمت یہ تھی کہ وہ دیوار شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے انکا خزانہ تھا اور باپ ان کا بڑا صالح تھا تو رب کی یہ مرضی تھی کہ دونوں بچے جوان ہو جائیں اور اپنا خزانہ آپ نکال لیں یہ تھی ان کی حکمت جو آپ نے دیکھی۔

[قرآن کریم پ ١٦، روح البیان ص ٢٩٤ ج ١]

غور کرنے کا مقام ہے جناب موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے شرف ہمکلامی عطا فرمایا جب انہیں بتایا کہ کچھ علوم باطنی کوئی اور بھی آپ سے زیادہ جاننے والا ہے تو آپ اتنی بلندی پر فائز ہونے کے بعد بھی علوم کے حصول کیلئے اپنے سے مرتبے میں چھوٹے جناب خضر سے ملنے کیلئے طویل سفر طے فرمایا مگر آج ہم کاروبار کی مصروفیات و دیگر بہانے بنا کر یا عمر اور مرتبے کا پاس کر کے حصول علم سے محروم رہتے ہیں کاش ہم علم کی اہمیت کو سمجھتے۔

آیئے حصول علم کی تڑپ مزید دل میں پیدا کرنے کے لئے ذرا صحابہ کرام کے ذوق کو بھی پڑھنے کی سعادت حاصل کریں کہ اللہ کے وہ عظیم بندے جو اس امت میں بے مثال اور مخلوق میں انبیاء کے بعد افضل ترین مخلوق ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے رضا کا اعلان قرآن مقدس میں فرما کر قطعی جنتی ہونے کی بشارت دی ہے وہ علم کی راہ میں کتنی مشقتیں برداشت کرتے۔

صحابۂ کرام اور حصولِ علم

حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ وہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کو تاجدارِ مدینہ سرورِ قلب سینہ ﷺ کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد کئی دن تک حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان میں تشریف فرما رہے اس لئے انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کو شب و روز دیکھنے کا بہت قریب سے موقع ملا اس شرف کے باوجود حصول علم کے لئے ان کی تڑپ کا اندازہ اس حدیث پاک سے ہوتا ہے جو آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی لیکن اس میں کچھ شبہ ہوتا تھا جس مجلس میں وہ حدیث سماعت کی تھی آپ کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دربار رسالت میں حاضر تھے لیکن ان کا قیام ان دنوں مصر میں تھا باقی دوسرے سامعین کا حال کچھ نہیں معلوم ہو سکا۔ لہٰذا اس شبہ کو دور کرنے کیلئے آپ نے مصر کیلئے رخت سفر باندھ لیا اور چل پڑے جذبۂ شوق میں یہ والہانہ سفر طے ہوا اگرچہ اس وقت بڑھاپے کا عالم تھا راستہ بھی نہایت دشوار گذار اور وہ بھی یک وتنہا، ان کلفتوں کو برداشت کرتے ہوئے طویل راستہ طے کیا اور مہینوں کی مسافت طے کر کے مصر پہنچے۔

اس وقت مصر کے گورنر حضرت مسلمہ بن مخلد انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ سیدھے پہلے انہیں کے یہاں پہنچے، امیر مصر نے بعد ملاقات دریافت کیا اے ابوایوب کس لئے آنا ہوا اور فرمایا:

میرے ساتھ ایک آدمی بھیجو جو مجھے عقبہ بن عامر کے مکان تک پہنچا دے چنانچہ ایک صاحب کو لے کر وہاں پہنچے جب حضرت عقبہ کو معلوم ہوا تو دوڑ کر باہر آئے اور فرط شوق میں گلے سے لگا لیا اور تشریف آوری کی وجہ پوچھی فرمایا ایک حدیث پاک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اس کا سننے والا اب میرے اور آپ کے سوا کوئی دوسرا دنیا میں نہیں ہے اور اس حدیث میں مسلمان کی پردہ پوشی کا بیان ہے۔ حضرت عقبہ نے کہا: ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ جس نے دنیا میں کسی مومن کی پردہ پوشی کی تو اللہ

تعالیٰ روز قیامت اس کے عیب نہیں کھولے گا۔حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے سچ فرمایا اس کے بعد کہتے ہیں مجھے اس حدیث کا پہلے سے علم تھا لیکن کچھ شبہ ہوگیا تھا جس کی تحقیق کیلئے میں نے آپ کے پاس سفر کیا۔(ضیاء النبی ﷺ)

سبحان اللہ یہ تھی ان کی علمی تڑپ کہ ایک حدیث کی ساعت کیلئے مدینہ منورہ سے مصر تک کا سفر کیا تکلیفیں برداشت کیں مگر افسوس صد افسوس کے آج حصول علم آسان سے آسان تر ہوگیا۔اس کے باوجود ہم علم سے کوسوں دور نظر آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حصول علم کیلئے جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

حضرت ابن عباس اور علم کی جستجو

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما خاندان نبوت کے عظیم چشم وچراغ ام المومنین سیدتنا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ان کی حقیقی خالہ ہیں کاشانہ نبوت میں شب وروز گزارنے کا موقع ملا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کچھ نہیں سیکھا ہوگا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے تفقہ فی الدین کی دعا بھی کی تھی مگر اس کے باوجود ان چیزوں پر تکیہ کرنے کی بجائے انہوں نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال اقدس کے بعد حصول علم کیلئے کوشش برابر جاری رکھی دوردراز کا سفر کیا مشقتیں برداشت کیں وہ خود اپنے حالات اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

میں نے ایک انصاری صحابی سے کہا ہم حضور کی صحبت سے محروم ہوگئے لیکن اکابر صحابہ موجود ہیں چلو ان سے ہی حضور کی احادیث سے اور اکتساب علم کریں وہ بولے ارے جناب اتنے جلیل القدر اکابر صحابہ کی موجودگی میں کسی کو

کیا پڑی ہے کہ ہم سے آ کر مسائل پوچھیں لیکن بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آگے چل کر چھوٹے ہی بڑے بن جاتے ہیں فرماتے ہیں میں نے ان کی نصیحت پر کان نہ دھرا اور مسلسل کوشش جاری رکھی۔ جس کے بارے میں مجھے علم ہوتا کہ ان کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث ہے تو میں ان کے دردولت پر پہنچتا اور حدیث سن کر یاد کر لیتا بعض حضرات کے پاس پہنچتا اور معلوم ہوتا کہ وہ آرام میں ہیں تو ان کی چوکھٹ پر سر رکھ کر لیٹ جاتا ہواؤں کے تھپیڑے چلتے گرد و غبار اڑ کر میرے چہرے اور کپڑوں پر اٹ جاتے لیکن میں اسی حال میں منتظر رہتا وہ خود باہر تشریف لاتے تو اس وقت میں اپنا مدعا عرض کرتا وہ حضرات مجھ سے فرماتے آپ تو خاندان نبوت کے فرد ہیں آپ نے یہاں آنے کی زحمت کیوں اٹھائی ہمیں یاد کیا ہوتا ہم خود آپ کے پاس پہنچتے میں عرض کرتا میں طالب علم ہوں لہٰذا میں ہی اس بات کا مستحق ہوں کہ آپ کی خدمت میں حاضری دوں بعض حضرات پوچھتے آپ یہاں کب سے ہیں تو میں وقت بتاتا جس پر وہ برہم ہو کر فرماتے آپ نے اپنی آمد کی اطلاع ہمیں کیوں نہ کرادی کہ ہم فوراً آتے۔ میں عرض کرتا میرے دل نے نہ چاہا کہ میں از خود آپ کو بلاؤں اور آپ اپنی ضرورت میں ہو۔ ان کی اس جانفشانی اور عرق ریزی کا ثمرہ تھا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کم سنی کے باوجود انہیں ممتاز علماء صحابہ میں جگہ دیتے ہیں۔ جب آپ مرجع انام بن گئے تو وہ انصاری صحابی بہت پچھتاتے اور کہتے تھے یہ نوجوان ہم سے زیادہ عقلمند نکلا۔

میرے آقا کے پیارے دیوانو! دیکھا آپ نے رسول اعظم ﷺ کے چچازاد ہیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے علم سیکھا پھر بھی کیسی تڑپ ہے تکلیفیں برداشت، مشقتیں برداشت مگر علم سے دوری برداشت نہیں۔ آیئے ہم بھی صدق

دل سے عہد کریں علم خود بھی سیکھیں گے اور دوسروں کو بھی سکھائیں گے بچے بچے کو علم کی دولت سے مالا مال کریں گے۔

علم حاصل کرنے والوں کی مدد کا صلہ

حضرت نظام الدین یمنی جو حضور مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ کے خلیفہ خاص ہیں آپ لطائف اشرفی میں حضور مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص تراب نام کا ایک راہ سے گذر رہا تھا ایک طالب علم مدرسے کے برآمدہ میں بیٹھا ہوا لکھ رہا تھا کہ اچانک طالب علم کے ہاتھ سے قلم چھوٹ کر زمین پر گر گیا تراب نے لپک کر وہ قلم اٹھایا اور طالب علم کے ہاتھ میں دے دیا اسی قدر امداد کے طفیل قیامت کے دن اس تراب نامی کافر کے عذاب میں کمی کی جائے گی دوسرے کفار دیکھ کر تمنا کریں گے۔ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا (کاش ہم بھی تراب ہوتے)

اے دیوانگانِ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اندازہ لگائیں اگر کافر علم دین سیکھنے والوں کی مدد کرے تو اسے یہ صلہ ملے تو اگر عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم علم دین کی اشاعت کیلئے کوشش کریں تو اللہ پاک انہیں کتنا اجر عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالٰی اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے و طفیل ہمیں دین متین کی خدمت کی توفیق عطا کرے علم اور علماء کا خادم بنائے آمین بجاہِ سید المرسلین۔

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

سنی دعوت اسلامی شعبۂ مدارس

ایک نظر میں

کل طلباء	700
کل طالبات	1273
کل طلباء وطالبات	1973
کل اسٹاف	55
کل شفٹیں	73

کل فارغین 2008ء
- ناظرو ختم قرآن شریف 23
- نورانی قاعدہ 63

کل فارغین 2009ء
- ناظرو ختم قرآن شریف 47
- نورانی قاعدہ 140

کل فارغین 2010ء
- تجوید و قرأت 41
- ناظرو ختم قرآن شریف 61
- نورانی قاعدہ 206

رابطہ

قاری نور محمد رضوی (مبلغ سنی دعوت اسلامی)

Mob. 9270602137- 8983072137

Noorani Offset Press, 9372436080